REGD No P.67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۶

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شمارہ ۳

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴
ممالک غیر - ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

۱۹ صلح ۱۳۴۶ ہش | ۸ شوال ۱۳۸۶ ہجری | ۱۹ جنوری ۱۹۶۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۱ جنوری کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں جاری رکھیں اللہ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور جماعت کو حضور کی قیادت میں ترقیات دے۔ آمین۔

قادیان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال ربوہ تشریف لے گئے تھے۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ کے بعد واپس تشریف لائیں گے احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

خدمتِ خلق قابل قدر وصف ہے جو انسانی قدروں کو بلند کرتا ہے

اسلام نے بلا تفریق تمام مخلوق خدا کی خدمت اور ہمدردی کا حکم دیا ہے

امرتسر میں ایک جلسہ سے خطاب

(از مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل درویش جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

مورخہ ۱/۱/۶۷ کو عزیزہ عنایت الٰہی خاں ابن مکرم فضل الٰہی خاں صاحب کی علالت کے سلسلہ میں امرتسر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس سفر میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان مکرم فضل الٰہی خاں صاحب بھی میرے شریک سفر تھے۔ مینٹل ہسپتال کے مین گیٹ پر جاتے ہی ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک نظم کا مصرعہ۔

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو"

جلی حروف میں لکھا دیکھا۔ عزیز کا معائنہ کرانے کے بعد ڈاکٹر نے ہدایت کی کہ کل صبح آٹھ بجے یہاں لایا جائے۔ چونکہ قادیان سے دوسرے روز صبح امرتسر پہنچنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز اور مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب تو واپس قادیان تشریف لے آئے اور خاکسار و فضل الٰہی خاں صاحب امرتسر میں ہی ٹھہر گئے۔ اگلے روز ۲/۱ کی صبح کو آٹھ بجے سے قبل ہی ہسپتال پہنچ گئے۔

اس جگہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ہر روز صبح ۸ بجے سارے کارکنوں کی حاضری ہوتی ہے اور اس ادارہ کی سپرنٹنڈنٹ جو آجکل ایک خاتون ہیں۔ تمام حاضرین سے خطاب کرتی ہیں۔ چنانچہ حسب دستور اس روز بھی آٹھ بجتے ہی تمام کارکن ہسپتال کے صحن میں جمع ہو گئے پہلے تو قومی ترانہ جن گن من گایا گیا۔ پھر ایک نظم اللہ تعالیٰ کی تعریف میں پنجابی میں پڑھی گئی۔ اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ صاحبہ نے تقریر فرمائی جس میں خدمت خلق پر زور دیا۔ اور تمام کارکنوں کو ہر قسم کے تعصب سے بالا تر ہو کر محض دکھی انسانوں کی بھلائی کے لئے بے لوث خدمت کرنے کی تلقین کی۔

ان کی تقریر کے بعد ایک دوست کی تحریک پر انہوں نے ہم سے بھی اسلامی نقطۂ نگاہ سے کچھ کہنے کی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اسلام کے معنی ہی سلامتی اور خیر کے ہیں۔ خود اپنے لئے سلامتی کی طلب دوسروں کے لئے امن اور سلامتی اور خدمت خلق ہی سچے مسلمان کے اوصاف ہوتے ہیں۔ میں نے بتایا کہ حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل آخری حج کے موقعہ پر تمام مسلمانوں کو وصیت فرمائی کہ ہر مسلمان کے لئے دوسرے کی جان مال اور عزت کی اسی طرح حرمت اور عزت ہے جس طرح اس شہر مکہ کی اس متبرک دن کی اور اس مہینہ کی ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ میرا یہ پیغام دوسرے تک پہنچاتا چلا جائے۔ اس طرح آپ نے تمام دنیا کے لئے امن اور سلامتی کا عظیم درس دیا۔ پھر موجودہ زمانہ میں آپ ہی کے شاگرد اور خادم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آ کر اسلام کی تعلیم کو روشن کیا اور فرمایا ؂

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

میرا مقصود و مطلوب اور میری خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے یہی میرا فریضہ اور طریقہ ہے۔

اسی طرح آپ نے فرمایا:-

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول" (اربعین ۱ صفحہ ۲)

دنیا میں آ کر آپ نے اس بات کی تعلیم دی کہ تمام مذاہب فی الجملہ سچے ہیں اور جن بزرگان کے ذریعہ سے روحانی تعلیمات دنیا کو ملتی رہیں وہ سب کے سب عزت و تکریم کے لائق ہیں۔ ان کی عزت اور احترام تمام انسانوں کا فرض ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہونی چاہیئے اور آپ نے خدمت خلق پر بھی بہت زور دیا۔ اور مخلوق خدا کی ہمدردی اور بہتری اور ان کی خیر خواہی ہر احمدی کا نصب العین قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی وقت تمہیں دوسروں سے دکھ بھی اٹھانا پڑے تب بھی تمہیں ان کی ہمدردی ہی کرنا ہو گی۔ اگر تم گالیاں دیئے جاؤ تو ان کے لئے دعا کرنا ہو گی کیونکہ اگر دنیا آپ کے مقام کو سمجھ جائیں گے تو ممکن نہیں کہ وہ تمہیں اکھ دیں یا گالیوں کا نشانہ بنائیں آپ نے ایک شعر میں اسکی تاکید فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں ؂

گالیاں سن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

نیز انہیں آخر میں یہ بتایا کہ آپ کے ادارہ کے مین گیٹ پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ جو جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ تھے کی ایک نظم کا مصرعہ لکھا ہوا ہے۔ باوجود کہ آپ کو علم نہیں کہ یہ کس بزرگ کا ہے آپ نے اسکی خوبی اور ان معقول خیالات کو جو آپ کے دلپسند تھے یہاں پر لگا دیا ہے یہ ہمارے لئے بڑی خوشی کا موجب ہوئے ہیں اس مختصر سی تقریر پر حاضرین بڑے خوش ہوئے سپرنٹنڈنٹ صاحبہ بھی بہت متاثر ہوئیں اور انہوں نے ہم سے حالات پوچھے حضرت صاحب [illegible] پوچھا کہ آپ کا [illegible] وغیرہ سب حالات سن کر بڑی خوشی کا اظہار [illegible] جب ہم واپس آنے لگے [illegible] تو دوبارہ [illegible]

مکس صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ [illegible] بدر (انجمن احمدیہ قادیان)

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۶۷ء

قادیان میں رمضان شریف کے بابرکت لیل و نہار

(اور)

عید الفطر کی تقریب سعید

ماہ دسمبر ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب رمضان شریف کا چاند دکھائی دیا۔ اور آسمان پر چاند کا دکھائی دینا تھا کہ زمین پر غیر معمولی برکات کا احساس ہونے لگا۔ ایمانی حرارت کی ایک پُر سرور لہر دلوں میں دوڑ گئی۔ کوئی سحری کا انتظام کر رہا ہے تو کوئی نماز تراویح کا وقت دریافت کر رہا ہے۔ تلاوت قرآن کریم کا بابرکت دور گھر گھر میں شروع ہو گیا۔ عشاء کی اذان ہوتے ہی درویشان کی بڑی تعداد مسجد اقصیٰ کی طرف جانے لگی جن میں مرد بھی ہیں اور برقع پوش عورتیں بھی۔ معمر حضرات اور نوجوان اور بڑی عمر کے بچے بچیاں بھی۔ عشاء کی نماز ختم ہوئی تو مشتاق قرآن صف بستہ بارگاہ رب العزت میں تراویح کی نماز کے سجدات بجا لانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ مکرم حافظ الدین صاحب نے پُر کیف انداز میں منزل پوری کی اور دلوں میں ایک روحانی لذت لے کر پہنچیں۔ گھروں کو لوٹے پھر وقت سحر مکرم حافظ سخاوت علی صاحب نے مسجد مبارک میں اسی طرح کے روحانی مائدہ کا انتظام کیا۔ باوجود معمر ہونے کے اس کام کو خوب نبھایا۔ ہر دو مساجد میں نماز تراویح کا یہ سلسلہ ماہ مبارک کے آخر تک چلتا چلا گیا۔!!

— ⁂ —

صبح کی نماز ختم ہوئی مسجد اقصیٰ میں راقم الحروف نے ریاض الصالحین سے سید المرسلین کی احادیث کا درس دیا۔ ایک وقت تک تو حاضر الوقت احباب نے عالم تصور میں اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر سرور مجلس میں پایا۔ یہی کیفیت مسجد مبارک میں رہی جبکہ اس جگہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد درس الحدیث دیتے رہے۔ اس درس میں علاوہ احباب جماعت کے مستورات بھی بہت التزام میں حاضر ہو کر ... باجماعت شرکت کرتی رہیں۔ درس الحدیث کا سلسلہ بھی سارا مہینہ دونوں جگہ جاری رہا۔

— ⁂ —

یہ تو اس مبارک مہینہ میں بوقت شب اجتماعی عبادات اور ذکر و اذکار کے مواقع کا تذکرہ ہے اس کے علاوہ اپنی اپنی رہائش گاہوں میں احباب جماعت نے جو راتوں کو زندہ رکھا اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ یا اس کی عبادت گزار بندے ہی جانتے ہیں۔ ایسی مقدس راتوں میں جو مناجات ہوتی رہیں اس کا علم دوسرے انسان کو کیسے ممکن ہے؟!!

— ⁂ —

صبح کی نماز ختم ہوئی اپنی اپنی دلی خواہش کے تحت ایک بڑی تعداد مرد و زن کی مقبرہ بہشتی پہنچی اور مزار مبارک پر دعا کرنے کے علاوہ حسب توفیق اس مقدس خطہ کے ساکنین کی خدا لگتی ہوں پر بھی دعا کی غرض سے ادھر ادھر بالکل الگ تھلگ ایستادہ نظر آتے تھے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد اور مغرب سے پہلے بھی ایسی انفرادی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ جن کے ممنوعہ اوقات کو چھوڑ کر بہت زیادہ دعا کے لئے جانے والوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا پھر مساجد میں نوافل کی ادائیگی نماز اشراق و ضحیٰ کی توفیق پانے والوں نے اسی طریق پر اپنے دل کی تمنا پوری کی اور بارگاہ رب العزت میں سربسجود رہے۔

— ⁂ —

نماز ظہر کے بعد مسجد اقصیٰ میں سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ اور بحمد اللہ اس مبارک طریق پر بھی قرآن کریم کی تلاوت ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ ایک پُر لطف دور مکمل ہوا۔ عزیز محمد انعام ذاکر (بابو) متعلم حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان پہلے تلاوت قرآن کریم کرتے اس کے بعد اپنی اپنی باری پر علماء سلسلہ قرآن کریم کا ترجمہ اور وقت کی رعایت کے مطابق تفسیر القرآن بیان کرتے۔ یہ درس سلسلہ عصر کی نماز تک برابر جاری رہتا رہا۔

— ⁂ —

درس القرآن کی مختصر تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

پہلے روز سے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے پارہ اول کا درس دیا۔ دوسرے روزہ سے پانچویں روزے تک مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سورت نساء کے آخر تک درس دیا۔ چھٹے روزے مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے سورت مائدہ کا درس دیا۔ ساتویں روزے سے دسویں روزے تک مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب بنگالی مدرس مدرسہ احمدیہ نے سورت انعام سے آخر سورت توبہ تک کا حصہ اپنے درس میں مکمل کیا۔ جبکہ سورت یونس سے آخر سورت الکہف تک راقم الحروف کو درس دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سولہویں روزے مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے سورت مریم سے شروع کر کے ۲۰ ویں روزے سورت عنکبوت تک پانچ پارے مکمل کئے۔ اور سورت روم سے آخر سورت جاثیہ تک چار روز میں راقم الحروف کو پانچ پارے پورے کر لینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح ۲۵ ویں روزے مکرم مولوی کریم الدین صاحب شاہد نے اپنی دوسری باری پر سورت ... سے آخری پانچ پاروں کا درس شروع کیا۔ اور ۲۸ ویں روزے تیسویں پارے کے ثلث کے قریب تک مکمل کر لیا۔ اسی روز حضرت امیر صاحب مقامی کی طرف سے اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ ۲۹ ویں رمضان المبارک کو درس القرآن کے اختتام پر حسب دستور سابق اجتماعی دعا ہو گی اس روز درس القرآن بعد نماز عصر شروع ہو گا۔

— ⁂ —

اسی روز ہر دو مساجد میں نماز تراویح میں ختم القرآن ہوا۔ اور احباب نے ہر دو مواقع پر اجتماعی دعاؤں میں شرکت کی۔ اور اسلام و احمدیت کے روحانی غلبہ اور دنیا میں نیکی اور صلاحیت کے جلد پھیلنے کے حق میں دعائیں کیں۔

— ⁂ —

۲۹ ویں روزے حسب الاعلان مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب نے عصر کی نماز کے بعد پہلے قرآن کریم کے باقی ملفوظہ حصہ کا درس مکمل کیا بعدہٗ محترم سید محمد شریف صاحب نے بیرونجات سے آنے والے دعائیہ رقعات کا مختصر حصہ سنایا۔ اور آخر میں محترم مولانا عبد الرحمن صاحب امیر مقامی نے اپنے مخصوص انداز میں احباب کو اسلام و احمدیت کے روحانی غلبہ اور مبلغین کرام کی تائید و نصرت کے لئے دعا کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ ایسی دعا ہے جس میں ہماری سب حاجات اور ضروریات آجاتی ہیں۔

اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے تمام احباب کے لئے اور سلسلہ کے جملہ کارکنان کے لئے اور ان سب دوستوں کے لئے جن کی طرف سے اُن کی درخواستیں مرکز میں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مرادیں اُن کو دے اور اُن کے نیک مقاصد کو پورا کرنے کے سامان کرے۔ بعدہٗ ایک لمبی پُر سوز اجتماعی دعا ہوئی جو مغرب کی اذان سے چند منٹ قبل تک جاری رہی۔ خدا تعالیٰ اُن دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

— ⁂ —

رمضان کے آخری عشرہ میں سنت نبوی کی اقتداء میں ہر دو مرکزی مساجد میں ۲۱ احباب نے اعتکاف کیا جن کے اسمائے گرامی کی تفصیل پہلے شائع ہو چکی ہے۔

— ⁂ —

۲۹ ویں رمضان ختم ہونے پر شوال کا چاند ہو جانے پر مورخہ ۱۲ر جنوری بروز جمعرات مقامی طور پر قادیان میں عید الفطر کی تقریب منائی گئی حسب اعلان تمام مقامی احباب ... اپنے صبح نصرت پارک بہشتی مقبرہ میں اپنے بال بچوں سمیت پہنچ گئے۔ جہاں حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل نے پہلے مسنون طریق پر عید کا دوگانہ پڑھایا۔ بعدہٗ آپ نے ایک مختصر مگر جامع خطبہ دیا۔ جس میں ماہ رمضان میں روزہ کا التزام کرنے اور احکام اسلامی کو اپنی تمام شروط کے ساتھ بجا لانے والوں کو مبارکباد دی اور بتایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور ان ایام کو یاد الہیٰ میں لگایا اور اُن سے کما حقہٗ استفادہ کیا۔ دراصل وہی حقیقی عید ہے۔ اور وہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ خوشی منائے۔ آپ نے دیگر مذاہب کے تہواروں کا اسلامی عید دن سے مقابلہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان مواقع پر اسلام نے انسانوں کو بارگاہ الہیٰ میں اپنی عبودیت کا اظہار کرنے اور اپنے آپ کو اُس کی رضا پر چلانے رہنے کی تلقین کی ہے اور اس کا عملی سبق بھی دیا ہے۔

خطبہ کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی نماز عید اور دعا سے فراغت کے بعد احباب ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور خوشی اور مسرت کے ساتھ اپنی رہائش گاہوں کو لوٹے۔

— ⁂ —

اس سال عید کے موقعہ پر محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کی طرف سے جملہ درویشان کرام کے لئے زردہ کی دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت امیر صاحب مقامی کی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ جمعہ

عمل کرو، عمل کرو، عمل کرو، مگر سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہ سمجھو کہ تم نے کچھ نہیں کیا

خدا کرے نیا سال ہمارے لئے لیلۃ القدر لانے کا موجب بنے!

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

یہ تحریک خاص اہمیت رکھتی ہے اس لئے نئے سال میں اسے کامیاب بنانے کیلئے غیر معمولی جدوجہد کی جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آیات نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ۔ پڑھیں۔ پھر فرمایا:-

ان دو مختصر آیات قرآنی سے قبل

اللہ تعالےٰ نے یہ مضمون بیان فرمایا،

کہ میری طرف آنے کا یہی ایک سیدھا راستہ یعنی ایک صراطِ مستقیم ہے یعنی وہ راستہ جسے اسلامی شریعت دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جسے قرآن کریم کے ذریعہ نازل کیا گیا ہے اور جو شریعت تاقیامت دنیا میں رکھی جائے گی اور اس کی حفاظت کی جائے گی۔

پھر اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد یہ فرمایا کہ جو لوگ حقیقتاً میرے بندے ہیں۔ ان پر شیطان کا کسی قسم کا کوئی تسلط نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ میری پناہ میں ہیں میں انہیں شیطان سے دور رکھتا ہوں اور نیکیوں کی انہیں توفیق عطا کرتا ہوں لیکن ان کے ساتھ ہی انسان کو آزادیٔ ضمیر بھی عطا کی گئی ہے۔ اس لئے وہ جو میری بندگی سے باہر نکلنا چاہیں وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ اور ایسے گمراہ لوگوں پر ہی شیطان اپنا تسلط جماتا ہے۔ فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنی مرضی سے صداقت اور ہدایت کی راہوں کو چھوڑ کر گمراہی اور ضلالت کی راہوں کو جو جہنم کی طرف لے جانے والی ہیں اختیار کریں گے تو وہ جہنم میں ہی گریں گے۔ وہ جہنم جسے خدا کے غضب اور قہر نے بھڑکایا ہے۔ اسی جہنم سے قرآن کریم کے ذریعہ لوگوں کو ڈرایا جاتا ہے۔ اور انہیں سنایا جاتا ہے کہ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ جب خدا کسی پر اس کی غفلت، کوتاہی، یا گناہ یا ظلم کی وجہ سے گرفت کرتا ہے تو خدا کی وہ گرفت بڑی ہی سخت ہوا کرتی ہے۔ اس لئے انہیں خدا سے ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی کے دن گزارنے چاہئیں اور انہیں چاہیئے کہ

تقوےٰ کی سب راہوں کو اختیار کریں

تا جہنم کا کوئی دروازہ بھی ان کے لئے کھلا نہ رہے جہنم کے سب دروازے ان کے لئے بند ہو جائیں۔ اس لئے کہ تقوےٰ کی سب راہوں کو انہوں نے اختیار کیا تھا۔

پھر فرمایا کہ جو لوگ تقوےٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں۔ انہیں جان لینا چاہیئے کہ تقوےٰ کی یہ راہیں انہیں اللہ تعالےٰ کی رضا کے باغوں اور اس کی رحمت کے چشموں تک لے جاتی ہیں۔ جہاں وہ بے خوف و خطر سلامتی کی فضا میں سانس لیں گے ان کے سینوں میں سے سب کینے نکال باہر پھینکے جائیں گے۔ اور ان کو مقامات رفعت اور مقامات قرب اخوت کا باعث بنیں گے۔ باہمی جھگڑے اور فساد کا باعث نہیں بنیں گے۔ ان مقاماتِ رفعت اور ان مقاماتِ قرب میں مزید رفعتوں کے حصول کے لئے ان کی جو بھی جدوجہد ہوگی (وہ ایک عظیم جدوجہد ہوگی) انہیں تھکائے گی نہیں۔ بلکہ مزید روحانی سرور کے حصول کا ذریعہ ان کے لئے بنے گی۔

اس مضمون کے بیان کرنے کے بعد

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ میرے بندوں کو کھول کر یہ بات بتا دو کہ میری صفات میں سے دو صفات یہ بھی ہیں کہ میں غفور بھی ہوں اور میں رحیم بھی ہوں۔ اگر وہ میری طرف رجوع کریں گے۔ اگر وہ میری طرف آئیں گے۔ اگر وہ میری طرف جھکیں گے۔ اگر وہ توبہ کی راہوں کو اختیار کریں گے اگر وہ استغفار کو اپنا شعار بنائیں گے۔ اگر وہ مجھ سے مغفرت چاہیں گے تو اپنی تمام کوتاہیوں کے نتیجہ میں اور غفلتوں کے نتیجہ میں اور گناہوں کے نتیجہ میں وہ جس سزا کے مستحق اور سزاوار بنے تھے میں اس سزا سے انہیں محفوظ کر لوں گا اور انہیں اپنی حفاظت میں لے لوں گا۔ کیونکہ میں خدائے غفور ہوں۔ نیز میری رضا کے حصول کے لئے اگر وہ جدوجہد کریں گے میرے بتائے راستوں پر اگر وہ اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ چلیں گے۔ اگر ان کے دلوں میں اور ان کی روحوں میں مجھ سے ملنے اور میرا قرب حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ اور اگر اس کے لئے وہ اعمالِ صالحہ بجا لائیں گے۔ اس کے لئے وہ قربانیاں دیں گے۔ اس کے لئے وہ اخلاص کا نمونہ میرے اور دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ تو انہیں تم یہ بھی بتا دو کہ میں خدائے رحیم ہوں۔ میں بار بار رحم کرنے والا خدا ہوں۔

لیکن اس کے ساتھ میرے بندوں کو تم یہ بھی بتا دو۔ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ۔ اگر کوئی عذاب۔ عذاب کہلانے کا مستحق ہے۔ اگر کوئی عذاب اس بات کا مستحق ہے کہ کہا جائے کہ یہ بڑا دکھ دینے والا زندگی سے بیزار کر دینے والا، موت کی خواہش دلوں میں پیدا کر دینے والا یہ عذاب ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی اور اس کے قہر کا ہی عذاب ہے۔ یہ ایسا عذاب ہے کہ جن پر وارد ہوتا ہے وہ نہ زندوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی زندگی کی کوئی رمق ان کے اندر باقی نہیں چھوڑتا اور نہ وہ مُردوں کے اندر شمار کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس عذاب کے چکھنے کے لئے خدا کی طرف سے انہیں زندہ رکھا جاتا ہے۔ ورنہ ان کے دل تو یہی چاہتے ہیں کہ اس عذاب سے نجات اور چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان پر موت وارد ہو جائے مگر وہ ایسا کر سکتے نہیں۔ مر نہیں سکتے بلکہ میرے عذاب کو چکھتے ہیں۔

تو فرمایا کہ میرے بندوں کو یہ بھی بتا دو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت عذاب، بڑا دکھ دینے والا عذاب ہے۔

اللہ تعالےٰ نے

رمضان کے اس مہینہ میں

اپنی مغفرت اور اپنی رحمت کے دروازے کھولے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ یہ مضمون پایا جاتا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں آسمانی رحمتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آسمانی غضب اور آسمانی ناراضگی کے دروازے آسمانی لعنتوں کے دروازے بھیڑ دیئے

جاتے ہیں۔ اگر خدا کے بندے خدا کی خاطر خدا کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کریں تو وہ بہشتی خوشی بشاشت کے ساتھ چھلانگیں لگاتے ہوئے خدا کی جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں اور خود اپنے ہاتھوں سے جہنم کے ان دروازوں کو کھولیں جن کو خدا تعالےٰ نے بھیڑ دیا تھا۔ تو پھر ان کی بدبختی ہے کہ وہ مغفرت اور رحمت کی بجائے خدا کی لعنت کو اختیار کرتے ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

صرف بھوکا رہنے سے خدا خوش نہیں ہوتا

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ صرف راتوں کو جاگنے سے صرف قیام لیل یا احیاء لیل سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ بہت سے وہ بھی ہیں جو بھوکے رہتے ہیں مگر روزے کا ثواب حاصل نہیں کر سکتے۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں مگر ان پر ملائکہ کا نزول نہیں ہوتا۔ جو نزول ان بندوں پر ہوتا ہے جو خدا تعالےٰ کے لئے اخلاص کے ساتھ، فروتنی اور عاجزی کے ساتھ راتوں کو جاگ کر اس کے حضور جھک کر اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور سب کچھ کرنے کے بعد بھی اسے وہ یہی کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم تہی دست ہیں کیونکہ جو کچھ ہم تیرے سامنے پیش کر رہے ہیں اس کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کے اندر کوئی ایسا کیڑا تو نہیں جو تیری ناراضگی کا موجب ہو۔ پس بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ ہم تیرے حضور اپنے اس عمل کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ ہم آج تجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جو کچھ پیش کر رہے ہیں اُسے نظر انداز کر دے۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ ہمیں اپنی

مغفرت اور رحمت کی چادر

میں لپیٹ لے۔ ہمیں نہ کسی عمل کا دعویٰ۔ نہ ہم اس کا انعام تجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دعوےٰ ضرور کرتے ہیں کہ تو نے اپنی ذات کو غفور بھی کہا ہے اور رحیم بھی کہا ہے۔ پس تجھے تیرے غفور ہونے کا واسطہ تجھے تیرے رحیم ہونے کا واسطہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے چھپا لے۔ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔ کہ اگر تو ہمیں محض اپنے فضل سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اگر تو اپنی صفت رحیم کو جوش میں لا کر ہم اپنی رحمت کا سایہ کر دے تو یہ ناقص عمل جو ہم نے کیا کرتے ہیں؟ اور ان کا ہمیں کیا فائدہ؟؟ عمل تو ہم نے اس لئے کئے تھے کہ ہم تیری خوشنودی، تیری رضا کو حاصل کریں۔ جب تیری مغفرت کے ذریعہ۔ جب تیری رحمت کے ذریعہ وہ ہمیں مل گئی تو ہم یہ کیوں کہیں؟ کہ اے خدا! ہم نے کچھ نیک کام کئے تھے ان کی جزا ہمیں دے۔ اس کے ساتھ ہی

حدیث میں یہ بھی آیا ہے

کہ جو شخص خدا کی راہ میں اعمال صالحہ بجا لانے سے گریز کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں بغیر کسی عمل کے اس کی خوشنودی کو حاصل کروں گا وہ بھی غلطی پر ہے وہ بھی خدا کو ناراض کرنے والا ہے۔

تو درمیانہ راستہ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ یہ کہ اعمال میں کوتاہی نہ کرو۔ اور نیک اعمال بجا لانے میں غفلت نہ برتو جس حد تک ممکن ہو سکے دن اور رات اعمال صالحہ بجا لاتے ہوئے اپنی زندگی کی گھڑیوں کو گذارو لیکن اس کے ساتھ ہی یہ نہ سمجھو کہ تم اپنے عمل کے نتیجہ میں کچھ بن گئے۔ یا تمہارے عمل کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ تم سے خوش ہو جائے گا اور راضی ہو جائے گا۔ کیونکہ تم نہیں کہہ سکتے کہ تمہارے اعمال میں ریا کے، تمہارے اعمال میں تکبر کے، تمہارے اعمال میں خود نمائی اور خود پسندی کے، تمہارے اعمال میں دوسروں کے لئے حقارت کے ایسے جراثیم نہیں پائے جاتے جو خدا کو ناراض کر دیتے ہیں۔ پس

عمل کرو، عمل کرو اور عمل کرو

لیکن سب کچھ کرنے کے بعد یہ سمجھو کہ تم خالی کے خالی ہاتھ اور تہیدست ہو۔ جب تک خدا کی مغفرت، جب تک خدا کی رحمت تمہیں حاصل نہ ہو۔ تم خدا کے قہر اور اس کے غضب اور اس کی لعنت سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

تو میں آج اپنے دوستوں سے کہوں گا کہ اے میرے پیارے بھائیو!! یہ مہینہ رحمتوں کے لٹانے کا ہے۔ خدا آسمان سے زمین پر اس لئے آیا ہے کہ اس کے بندے اس کے سامنے جھولیاں پھیلائیں۔ اور اس کی رحمت کو اس کی مغفرت کو، اس کے فضلوں کو، اس کی برکتوں کو اور اس کی رضا کو پائیں۔ اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ اس کے نور سے اپنے سینہ و دل کو منور کریں۔

پس اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ۔ اس مہینہ میں اللہ تعالےٰ کی جتنی رضا تم پا سکتے ہو۔ اس کے پانے کی کوشش کرو۔ اپنے دنوں کو بھی اپنی راتوں کو بھی ایسے دن اور ایسی راتیں بناؤ کہ جو دن اور جو راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں۔ تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے رہو۔ کہ اے خدا۔ ان کاموں کی ہمیں توفیق دے جن کے نتیجہ میں تو خوش ہو جاتا ہے۔ اور ان کاموں سے ہمیں بچا جن کاموں کے نتیجہ میں تو ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ شیطان تیرے در کا کتا ہے تو خود اس کو زنجیر ڈال کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو۔ اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے کہ اپنی طاقت اور زور کے ساتھ ہم اس کے حملوں سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

خدا تعالےٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے۔ وہ وقف جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کر دیا۔

وقف جدید کا سال

یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ آج ۳۰ر دسمبر ہے کل ایک دن بیچ میں رہ گیا ہے۔ اس طرح نیا سال پرسوں شروع ہوگا۔ ہر نیا سال جو چڑھتا ہے وہ کچھ نئی ذمہ واریاں لے کر آتا ہے۔ اور کچھ نئی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے یا قربانیوں میں کچھ زیادتی کا مطالبہ کرتا ہے اور اس کے مقابلہ میں خدا کی نئی رحمتوں کے دروازے بھی وہ کھولتا ہے۔

ہر تحریک جو اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ میں جاری کی گئی ہے وہ اس آیت کے ماتحت جاری کی گئی ہے کہ نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ کہ کسی طرح افراد جماعت اور ہماری آئندہ نسلیں بھی اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور اس کی رحمت کو حاصل کرنے والی بنیں پس ہمیں چاہیئے کہ اپنی طرف سے زیادہ سے زیادہ جدوجہد یا اجتہاد یا مجاہدہ ہم کریں تاکہ خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں اور پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک مومن بندہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اپنے آپ کو تہیدست پاتا اور تہیدست سمجھتا اور یقین رکھتا ہے۔

وقف جدید کی تنظیم

جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے اس کی اہمیت کو پوری طرح ابھی تک جماعت نے نہیں سمجھا کیونکہ اگر وہ سمجھتے تو اس سے وہ بے اعتنائی نہ برتتے جو آج برت رہے ہیں۔ وقف جدید کو جاری ہوئے ۸-۹ سال گذر چکے ہیں اور ابھی تک اس کا چندہ ڈیڑھ لاکھ تک بھی نہیں پہنچا۔ حالانکہ تربیت کے جو کام اس تنظیم کے سپرد کئے گئے ہیں۔ وہ اتنے زیادہ ہیں کہ ان کاموں کے کرنے کے لئے ڈیڑھ لاکھ تو کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ پھر اس کے لئے جس تعداد میں واقفین آئے ہیں وہ تعداد بھی (جیسا کہ میں نے پہلے بھی اپنے خطبہ میں بتایا تھا) ناکافی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ آئندہ سال جماعت کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ کم از کم ایک سو واقف وقف جدید کے انتظام میں پیش کرے۔ مجھے بتایا گیا ہے اور اخبار الفضل میں بھی بعض نوٹ چھپے ہیں کہ ابھی تک بہت کم نوجوانوں نے یا جوان دل ادھیڑ عمر کے احمدیوں نے اس کلاس کے لئے وقف جدید میں نام پیش کئے ہیں۔ جو یکم جنوری سے یا جنوری کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس طرف متوجہ کرنے کے لئے کہ وقف جدید کی تنظیم بڑی اہم ہے اور اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جماعت کو بھی متوجہ کرنا چاہیئے۔ میرے دل میں یہ القاء کیا کہ میں وقف عارضی کی تحریک جاری کروں۔ کیونکہ وقف عارضی کے جو اچھے اور خوشکن نتائج نکل رہے ہیں اور جو فوائد ہم اس سے حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک فائدہ جو ہمیں وقف عارضی سے حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ جو رپورٹیں سینکڑوں صاحبوں یعنی وقف عارضی کے واقفین نے کام کرنے کے بعد بھیجیں۔ ان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جماعتوں میں وقف جدید کے معلمین کی اشد ضرورت ہے۔ تو جو چیز چھپی ہوئی تھی اور وقف جدید کی جو اہمیت ہماری نظروں سے اوجھل تھی وہ وقف عارضی کے واقفین کی رپورٹوں سے ہماری آنکھوں کے سامنے آگئی۔ اور ہم میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ہم سے ایک بڑا گناہ سرزد ہوا ہے کہ ہم نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقف جدید کے مطالبات پورا کرنے میں اتنی کوشش اور محنت نہیں کی جتنی ہمیں کرنی چاہیئے تھی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ

مقصد وقفِ جدید کے قیام کا تھا۔ وہ پوری طرح حاصل نہیں کیا جا سکا پس ایک تو آج

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

کرتا ہوں۔ اور دوسرے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اعلان کا یہ مطلب نہیں کہ تم میں نے ایک آواز اٹھائی اور وہ آواز اخبار میں چھپ گئی۔ لوگ خاموش ہو گئے اور سو گئے۔ بلکہ سالِ نو کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ نیا سال آ رہا ہے مختلف زاویوں اور پہلوؤں سے نئی ذمہ داریاں اور نئی قربانیاں کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے لا سکتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک ذمہ داری وقفِ جدید کی ہے اس ذمہ داری کو سامنے رکھیں۔ جتنے روپے کی ہمیں ضرورت ہے وہ مہیا کریں اور بطور معلمین جتنے آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے ہمیں دیں۔ اور مخلص واقف دیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت رکھنے والے اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے، اس کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے نام کو بلند کرنے والے، مسیح موعود علیہ السلام پر حقیقی ایمان لانے کے بعد اور آپ کے مقام کو پوری طرح سمجھنے کے بعد جو ایک احمدی کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہونی چاہیئے کہ تمام احمدی اس روحانی مقام تک پہنچیں جس مقام تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں لے جانا چاہتے تھے۔ اس تڑپ والے واقفین بھی وقفِ جدید میں جائیں۔

تو ایک تو وقفِ جدید کے چندوں کی طرف متوجہ ہوں۔ دوسرے وقفِ جدید کے لئے جتنے اور جس قسم کے احمدیوں کی ضرورت ہے۔ بطور معلم کے وہ آدمی اتنی تعداد میں مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ ہماری جماعت میں سے

سو آدمی کا مہیا ہو جانا

کوئی مشکل نہیں ہے بشرطیکہ ہم اس طرف توجہ کریں۔ بعض جماعتوں کے عہدیداروں نے جیسا کہ رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے۔ جماعتوں کو بتایا ہی نہیں کہ مرکز نے کیا آواز اٹھائی ہے۔ کیا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور کیا ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ اور اس کے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ کی کس قدر اور کس شان کے ساتھ رحمتیں نازل ہو رہی ہیں۔ ایسی جماعت کے دوست نیم بیہوشی کی سی حالت میں پڑے ہیں۔ سو ایمان تو ہے مگر ایمان کی بیداری تو سنگ رہی ہے کہ ہم اسی طرف چل رہے ہیں جس طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلانا چاہتے تھے۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم اس رفتار سے نہیں چل رہے جس رفتار سے مسیح موعود علیہ السلام ہمیں چلانا چاہتے تھے۔ نہ اس بشاشت سے ساتھ ان راہوں پر چل رہے ہیں جس بشاشت جس اخلاص اور جن قربانیوں کا ہمارا بیعت کا عہد ہم سے مطالبہ کرتا ہے

پس

چست ہونے کی ضرورت ہے

اخلاص میں برتر ہونے کی ضرورت ہے قربانیوں میں تیز تر ہونے کی ضرورت ہے۔ جس مقصد کے لئے ہمیں قائم کیا گیا اور زندہ کیا گیا اور منظم کیا گیا ہے۔

اس مقصد کے قریب تر ہونے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق عطا کرے نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ میں جس بشارت کی طرف ہمیں متوجہ کیا گیا ہے۔ وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ میں جس شدید عذاب سے بچنے کے لئے ہمیں تلقین کی گئی ہے اس کے پیشِ نظر میری توجہ اس طرف بھی پھری کہ یہ سال وہ ہے کہ جو رمضان کے مہینہ میں ختم ہو رہا ہے اور رمضان کے مہینہ سے ہی نیا سال شروع ہوگا تو اس میں شاید اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ تمہاری قربانیوں کا زمانہ۔ خدا کے لئے خدا کی خاطر بھوکے رہنے کا زمانہ، خدا کی رضا کی خاطر راتوں کے آرام کو قربان کرنے کا زمانہ مسلسل چلنے والا ہے کہ ایک سال الٰہی قربانیوں پر ختم ہو رہا ہے اور دوسرا سال الٰہی قربانیوں سے شروع ہو رہا ہے لیکن اس میں خوشی کی بات یہ ہے کہ جن قربانیوں سے ہمارا سال شروع ہو رہا ہے یہ وہ قربانیاں ہیں جن میں رمضان کا آخری عشرہ بھی ہے جس میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے۔

تو خدا کرے کہ

نیا سال

جو ہم پر چڑھ رہا ہے وہ ہمارے لئے لیلۃ القدر لانے کا موجب بھی بنے یعنی وہ وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں دیئے گئے وغلبۂ اسلام کے وعدے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام بنی نوع انسان کے دلوں میں پیدا ہو جانے کے وعدے اور توحیدِ خالص کے قیام کے وعدے ان وعدوں کے پورا ہونے کا ان وعدوں کے متعلق قضاء و قدر کے نزول کا زمانہ خدا کرے اس نئے سال سے شروع ہو جائے اور خدا کرے کہ اتنی عظیم بشارتوں کے نتیجہ میں جو اہم ذمہ داریاں خدا کے نیک بندوں پر عائد ہوتی ہیں وہ ہمیں محض اپنے فضل اور رحم سے توفیق دے کہ ہم ان ذمہ داریوں کو نباہنے والے ہوں اور فرشتے تمام عالمین میں یک زبان ہو کر اس صدا کو بلند کریں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برگزیدہ جماعت ہے۔ جن پر خدا تعالیٰ کی ابدی شریعت کی یہ آیت پوری ہوتی ہے۔ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور خدا کی مغفرت اور خدا کی رحمت کے یہ لوگ وارث ہوتے ہیں۔

خدا کرے کہ خدا کے فضل سے ایسا ہو ورنہ ہم انفرادی طور پر اور جماعتی لحاظ سے بھی بڑے کمزور ہیں۔ ہم جب اپنے رب کے حضور جھکتے ہیں۔ تو شرمندگی کے آنسوؤں سے ہمارے دامن تر ہوتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی راہ میں جو ہمیں کرنا چاہیئے تھا وہ ہم نے نہیں کیا اور تہی دست ہی خدا کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ دعائیں کرتے ہوئے کہ اے خدا! ہم کمزور ہی سہی مگر تیری صفات تو کمزور نہیں۔ تو تمام قدرتوں والا تو تمام طاقتوں والا تو ہر قسم کی رحمتوں والا ہے۔ تمام رحمتوں اور برکات کا سرچشمہ اور منبع تو ہے۔ ہم بنجر زمین ہی سہی مگر جس بنجر زمین پر تیری رحمتوں کے چشمے بہیں گے وہ یقیناً یقیناً جنت کے باغات بن جائیں گے

پس اے خدا! اپنی رحمت کے چشموں سے ہماری بنجر زمین کو سیراب کر

اے خدا! ہمارے ذریعہ سے ان وعدوں کو پورا کر

جو تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے تھے۔ اے خدا ہمیں یہ توفیق عطا کر کہ ہم ان قربانیوں کو تیرے حضور پیش کریں جو تو اپنی اس جماعت سے چاہتا ہے۔ اور اے خدا! ہماری زندگیوں میں وہ دن آ جب ہم یہ دیکھیں کہ تیری توحید دنیا میں قائم ہو چکی ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام نے تمام ادیانِ باطلہ کو شکست دے دی ہے۔ اے خدا! تیرے نور سے یہ دنیا بھر جائے اور تیری نورانی تجلی سے ہمارے سینے منور ہو جائیں۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۴)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرے بیوپاری غیر احمدی ہیں حج بیت اللہ شریف کو گئے ہیں بخیریت پہنچنے اور بسلامت لوٹنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ احمدیت کے ساتھ ہمدردی رکھتے اور بشارت احمدیہ اکثر پڑھتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کے لئے اُن کا دل کھول دے۔

خاکسار محمد عبد اللہ کشمیری متعلم مدرسہ احمدیہ

۲۔ برادرم مبارک احمد صاحب اقبال ولد حضرت سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم کی شادی کو بارہ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اولاد سے محروم ہیں۔

تمام احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اولاد سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار شفیع احمد مبلغ یادگیر
ضلع گلبرگہ

روحانی پیاس

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

(از مکرم سید محمد الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جمشید پور)

(۱)

روحانی مصلحین جب جب اس عالم فانی پہ ہویدا ہوئے ہیں اُن کا مقصد صرف ایک ہی تھا کہ وہ بچھڑے ہوئے بندگان خدا کو اس کے آستانہ پہ لا کر کھڑا کر دیں۔ چنانچہ حضرت آدم سے لے کر اب تک ہم نے جب بھی تاریخ عالم پہ نظر کی یہی بات برابر نظر آئی۔!!

(۲)

انسان ضعیف البنیان جب دُنیا فانی کی طرف جھکا اور شیطان کے پنجہ میں بُری طرح پھنستا رہا۔ تو اس نے شیطان کے ہی کان کاٹ ڈالے اور حب نوردوں سے بھی آگے بڑھ گیا لیکن رب العالمین نے جب اس پر نظر رحمت کی۔ تو یہی انسان فرشتوں سے بھی آگے نکل گیا۔ یہ ڈرامہ آغاز دُنیا سے لگاتار ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔ کیا آج بھی دُنیا کی حالت روحانی لحاظ سے مردود ادیان عالم کو بزبانِ حال نہیں پکار رہی ہے؟ کیا قدرتِ بچھڑے ہوئے بندے اپنی روحانی تشنگی کو محسوس نہیں کر رہے!! کیا وجہ ہے کہ علم ہیئت اور دیگر علوم کی انتہائی ترقی کے باوجود اور آرام و آسائش کے اسباب کی بہم رسانی کے باوجود آج انسان اطمینان قلب سے کیا یکسر محروم ہے؟ سائنس کی بیرونی ترقی انسان کی تباہ کاریوں کے نت نئے سامان فراہم کر رہی ہے اور ہر بڑی قوم اپنی ہم پلہ قوم سے لرزہ و ترساں ہے کہ کہیں وہ اس کو نگل نہ جائے۔ غور کیجئے بے اطمینانی کی کیفیت ساری دُنیا پہ چھائی ہوئی ہے۔

(۳)

مقام غور ہے کہ کیا ...
... کی ...
...
...

کیا اشرف المخلوقات کی پیدائش عبث نہیں ٹھہرتی۔ حالانکہ خلاقِ عالم نے خود ہی فرمایا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ؀

جن و انس کی پیدائش کی غرض و غایت ہی صرف یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانیں اور اُس کے گُن گائیں۔ پس ناممکن ہے کہ مادی ترقی کے نصف النہار تک پہنچی ہوئی دُنیا روحانی لحاظ سے بالکل اندھی ہی رہے اور اپنی پیدائش کی غرض و غایت کو پورا نہ کر پائے۔!!

(۴)

حقیقت یہ ہے کہ کلام پاک کی پیشگوئیوں کے مطابق جس دور سے ہم گزر رہے ہیں یہ وہی دور ہے جس میں اسلام کا روحانی غلبہ سارے جہان میں ہونا لازمی ہے نہ صرف یہ بلکہ دیگر ادیانِ عالم کی الہامی کتابوں میں اس آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں اور وہ من وعن اس زمانہ پر چسپاں ہو رہی ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں یہ بھی صراحت کی گئی تھی کہ جب دُنیا کی حالت روحانی لحاظ سے اس درجہ تک پہنچے گی تو پھر پروردگارِ عالم اپنی روحانی ربوبیت کے تحت اپنا ایک مامور مبعوث فرمائے گا جو پھر سے روحانی اندھوں کو بینائی بخشے گا اور خدا سے بچھڑے ہوئے بندے اس کی طرف رجوع کریں گے تب ان کا ارتقائی دورہ ہوگا اور صحیح معنوں میں انسان انسان کہلانے کا مستحق ٹھہرے گا اور اطمینان قلب اپنی سچی خوشی اور خوشحالی سے ہمکنار ہوگا!!

(۵)

ایک طرف یہ تمام پیشگوئیاں ہیں اور دوسری طرف تمام اقوام عالم بزبانِ حال و بزبانِ قال ایک مامور یزدانی کی متلاشی ہیں گو کہ ہر قوم میں ایک مامور مبعوث ہونا نہیں ہے بلکہ جسمانی لحاظ سے جب یہ دُنیا ... ایک مامور کا آنا جو تمام اقوام و ملل کو ایک ... پر جمع کرے اور ان کو ایک واحد ... پر لا جھکائے ناممکن ہے؟

ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں

(۶)

یہ جو کہا گیا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ یہ سولہ آنے صحیح ہے۔ جب بھی دُنیا کو کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو تمام سائنسدانوں، معاشیات و اقتصادیات کے ماہرین نے بحث کر کے اسے لا موجود کیا!! مگر روحانی تشنگی کو دور کرنا ان کے دائرۂ اختیار میں نہیں بلکہ خالق الارواح نے اس کا بندوبست خود ہی فرما رکھا ہے۔ چنانچہ ہر ضرورت کے وقت وہ اوتاروں اور پیغمبروں کو مبعوث فرماتا رہا ہے اور آخر میں جب انسانی شعور پختگی کو پہنچ گیا تو اس نے اکمل ترین دین یعنی اسلام کو نازل فرمایا اور تا قیامت کے لئے بطور لوح الہدیٰ منتخب فرما دیا۔ مگر انسان ضعیف البنیان کے لئے مکمل ترین شریعت ہونے کے باوجود ایک اور چیز کی کسر باقی رہ جاتی تھی اور وہ کسر تھی خصائل انسان کی نیز وہ کسر تھی ایک کامل و مجسم نمونہ کی جسے دیکھ کر وہ از خود رفتہ ہو جائے اور اُس کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے بیتاب ہو جائے اور اپنے نزدیک "انہونی" بات کو "ہونی" کے روپ میں کر دکھائے۔ چنانچہ اس کسر کو بھی پورا کرنے کے لئے خالق الارواح نے "روحانی سورج" یعنی سراج الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس کا مل اور مکمل بندوبست کر دیا ہے

(۷)

بیشک شریعت مکمل ہو چکی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت کمال تک پہنچ گئی۔ اور حضور خاتم النبیین ٹھہرے مگر ساتھ ہی آپ کی ذات ستودہ صفات رحمۃ للعالمین بھی تو تھی۔ اور آپ کا لایا ہوا دین تا قیامت ساری دُنیا کے لئے رحمت کا موجب ٹھہرا پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اب وہ دین نعوذ باللہ قصہ پارینہ کی طرح ہو گیا اور اب اس درخت میں پھل نہیں لگ رہے جو پہلے لگتے تھے۔

(۸)

چنانچہ کلام پاک کی پیشگوئی وَنَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کے عین مطابق دینِ اسلام کی حفاظت کلام پاک کی چمکار اور غلبۂ اسلام کے ظہور کا مقصد وقت آنے پر رحمۃ للعالمین کی روح نے حضرت احمدیت میں فریاد کی جس کے نتیجہ میں حضور کی غلامی یعنی فنا فی الرسول کے ماتحت ایک امتی نے اس منصب عالی کو پا لیا اور اسوۂ رسول کا مجسم نمونہ بن کر ایک خالص منظم اور سرگرم جماعت تیار کر دی جو

آج چاردانگ عالم میں انوارِ اسلام کی ضیاء پاشی کر رہی ہے اور اپنے گرد اور خیالات اور اطوار سے زندہ خدا۔ زندہ نبی اور زندہ کتاب (قرآن حکیم) کو پیش کر کے اپنے تو اپنے غیروں سے بھی خراجِ تحسین وصول کر رہی ہے۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

(۹)

عنوانِ بالا میں خاکسار نے ایک شعر پیش کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ دل جب جلوہ گاہِ الٰہی ہے جب یہ صیقل ہو جاتا ہے اور اُس کی صفائی اس حد تک ہوتی ہے کہ بطور آئینہ کے ہو جاتا ہے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور کدورت باقی نہیں رہتی ہے تو پھر گردن جھکانے پر دیدارِ الٰہی نصیب ہو جاتا ہے یعنی صرف گردن جھکانے کی دیر ہوتی ہے اور یہ گردن اُسی وقت جھکتی ہے جبکہ دل کے خیالات نہایت پاکیزہ اور مطہر ہوں اور یہ اُس وقت ممکن ہے جب مامور یزدانی کے ذریعہ ظاہر ہونے والے معجزات و نشانات کے ذریعہ اور خود اُس کی قوتِ قدسی کے ساتھ دلوں میں زندہ اور تازہ ایمان پیدا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج ایمان کے دعوے تو بہت ہیں لیکن اس کا زندہ ثبوت کسی کے پاس نہیں۔ اور نہ اس کے تقاضے پورے ہوتے کسی کے وجود سے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱۰)

خدا کا وہ برگزیدہ بندہ جس کا زمانہ کو شدید انتظار تھی ... آ چکا اور باریک بین نگاہوں نے اُسے پہچان لیا اور اس کے نتیجہ میں روحانی انعامات سے بہرہ ور ہو گئے۔ انہیں اطمینان قلب میسر آ گیا۔ اُنہوں نے خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانات کو دیکھا اُن کے اندر زندہ ایمان پیدا ہوا۔ اس ایمان کی تازگی کا ثبوت ہے کہ آج احمدیہ جماعت کے افراد دین کی خاطر کچھ قربانیاں کر رہے ہیں جن سے دوسرے لوگ محروم ہیں۔ آج صفحۂ عالم پر احمدی جماعت ہی واحد و یگانہ تنظیم ہے جو ایک ہاتھ پر جمع ہے۔ اُس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے ایک بیت المال اور ایک مرکز ہے اور جو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہر آن ترقی کے زینہ پہ رواں دواں ہے۔ کوتہ اندیش و نافہم انسان اس کا موازنہ عیسائیت سے کرتا ہے۔ حالانکہ عیسائیت کا تانا بانا تو دُنیوی تنظیم پر مبنی ہے اور اوپر سے چونکہ الہام و وحی الٰہی کا منکر ہے تو پھر اُسے ایک ایسے سلسلہ سے کیا واسطہ جو سراسر زندہ خدا کے زندہ کرشموں کا منبع ہے کہاں مردہ خدا کے پرستار اور کہاں زندہ کے زندہ نمونے! کیا زندہ اور مردہ برابر ہو سکتے ہیں؟ (باقی صفحہ پر)

قبولیت دعا کے شیریں پھل

تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج مہیسور اسٹیٹ - بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۶ء

(۲)

قبولیت دعا کے ذرائع

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبولیت دعا کے تین ذریعے بیان فرمائے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں (اول) اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ (دوم) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سوم) موہبت الٰہی۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ صفحہ ۱۴-۱۵)

یعنی اسوۂ نبوی صلعم پر گامزن ہوتے ہوئے درود پڑھنا جس سے اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔ اور قبولیت دعا کا شیریں پھل ملتا ہے۔ سورہ فاتحہ اور درود دو کامل دعائیں ہیں۔ ایک کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اب درود کے بارہ میں کس قدر بیان کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو مختصر تحریریں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا

"درود شریف کے طفیل ....

اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر اُن کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں ......

... درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو"

(الحکم ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

پھر فرماتے ہیں:-

"درود شریف حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا"

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۰ر جون ۱۸۹۹ء)

قبولیت دعا کا انعام

چنانچہ فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ہونے کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبولیت دعا کا زبردست نشان اور شیریں پھل ملا اور کس شان کا ملا۔ حضور ہی کے الفاظ میں سنئے۔ چار قسم کے نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں:-

"میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور اُن کا میرے پاس ثبوت ہے"

(ضرورت الامام طبع اول صفحہ ۲۲)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا ظل ہے اور اُسی کے ذریعہ سے ہے اور اُسی کا مظہر ہے اور اُسی سے فیضیاب ہے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴ - ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء یعنی ۱۱ یوم قبل وفات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیروی کی برکات سے قبولیت دعا کا شیریں پھل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اُس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا مگر یاد رکھو تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے"

(اربعین ۱ صفحہ ۱۰)

الٰہی بشارات

آپ بارگاہ رب العزت میں دعا فرماتے رہے ؎

"میری دعائیں ساری کریو قبول باری"

(درثمین اردو)

خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بشارت ملتی ہے۔

اُجِيْبُ كُلَّ دُعَآئِكَ اِلَّا فِيْ شُرَكَآئِكَ۔

پھر اردو میں بھی الہام ہوتا ہے

"میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں"

ایک جگہ پر حضور فرماتے ہیں کہ متقی کی ہر دعا قبول ہوتی ہے مگر بعض دعاؤں کے قبول نہ ہونے میں یہ راز ہوتا ہے کہ وہ اُن کے لئے عمدہ نتائج پیدا کرنے والی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُس دعا کے بدلہ میں اُن کو وہ چیز عطا کرتا ہے جو اُن کی شئے مطلوبہ کا نعم البدل ہو۔ اسی حکمت کے تحت نظر متقی کی بعض دعا قبول نہیں ہوتی اُس کا قبول نہ ہونا ہی قبول ہونا ہے کیونکہ کسی چیز کے مطلوبہ رنگ میں (وہ اس کی مضرت کی وجہ سے) نہ ملنے سے نعم البدل کا ملنا تو قبولیت دعا کی اور بھی اچھی صورت ہے متقی کی سب دعائیں قبول ہونے یا اکثر دعائیں قبول ہونے کی یہی صحیح تطبیق ہے۔

اب خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبول شدہ ہزارہا دعاؤں میں سے بطور نمونہ

"مشتے از خروارے"

چند دعاؤں کا ذکر کرے گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(۱) پہلا شیریں پھل یہ حضور کے قیام سیالکوٹ کے دوران کا واقعہ ہے۔

کہ حضور کچہری سے آکر دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس خلوت نشینی اور گوشہ گزینی کی ٹوہ ہوئی۔ جب انہوں نے ایک دن موقعہ پا کر اس مخفی زندگی کے راز کو پا لیا۔ تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ اُنہوں نے کیا دیکھا کہ قرآن مجید ہاتھ میں لے کر آپ مصروف دعا ہیں کہ

"یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو سمجھ سکتا ہوں"

اور جانتے ہو کہ یہ فہم قرآن کی دعائیں کیوں تھیں۔ مجھ سے سنو۔ آپ اُن اعتراضات کو سنتے رہتے تھے جو پادریوں اور دہریوں اور دوسرے لوگوں کی طرف سے ہوتے تھے جن کو آپ نے ایک وقت شمار بھی کیا کہ تین ہزار کے قریب ہیں۔ آپ قرآن کریم کی صداقت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلال کے اظہار کے لئے بے قرار تھے یہ تڑپ اور اضطراب آپ کی فطرت تھی۔ اس لئے کہ اُس وقت تو آپ مامور نہ تھے"

(ماخوذ از لیکچر حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ جلسہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

اپنے اس محبوب مشغلے کا ذکر آپ نے اپنے کلام میں بھی فرمایا ہے ؎

ہر کسے اندر نماز خود دعائے می کند
من دعا ہائے بر و بار تو اے باغ و بہار

وہ وقت آیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور آپ کو بشارت دی

"اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ"

فہم قرآن کی دولت اور قبولیت دعا کے اس بہترین پھل سے مالا مال ہونے کے بعد اس میدان میں اپنے [illegible] کا یوں اظہار فرماتے ہیں ؎

من از یار آمدم تا خلق را ایں ماہ بنمائم
گر امروز نے بینی بہ بینی روز حسرت را

علاوہ ازیں اپنی کتاب اربعین میں فرماتے ہیں:-

"اگر قرآن کے نکات و معارف
بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر
سکے تو میں جھوٹا ہوں"
چنانچہ حضور نے جا بجا اپنی کتابوں
میں قرآنی حقائق و معارف کے دریا
بہا دئیے ہیں۔ اُن میں بار بار کھول کھول کر
بتایا ہے کہ یہ شیریں ثمار آپ کو کیسے ملے
جیساکہ فرماتے ہیں ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است

اور فرماتے ہیں ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

اس نعمت اور شیریں پھل سے آپ نے
لاکھوں کو مستفیض فرمایا۔ جس جس نے
آپ کی قبولیت دعا کا یہ شیریں پھل
کھایا ہے وہ وجد میں آکر آپ کا یہ شعر درد
مضامین رکھتا ہے جو آپ نے اس شیریں
پھل کی لذت پانے سے مخمور ہو کر فرمایا
ہے ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(۲) دوسرا شیریں پھل جس زمانے کا آپ نے یہ نقشہ کھینچا ہے ؎

ہم تھے اک غریب و بےکس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
اس زمانہ کی آپ کی یہ تضرعات ہیں۔
(۱) رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔
(تذکرہ صفحہ ۷۴)
ترجمہ۔ اے میرے رب مجھے اکیلا مت
چھوڑ اور تو خیر الوارثین ہے
ایسی تنہائی کے زمانہ کی یہ بھی دعا ہے

"اکیلے وقت کی دُعا"

"اے خدا میری فریاد سن کہ
میں اکیلا ہوں۔ اے میری
پناہ۔ اے میری سپر۔ میری
طرف متوجہ ہو کہ میں چھوڑا گیا
ہوں۔ اے میرے پیارے
اے میرے سب سے پیارے
مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ کیا تیرے
ساتھ ہوں اور تیری درگاہ
پر میری روح سجدہ میں ہے۔"
(آمین)
اللہ تعالیٰ نے آپ کی ان دعاؤں
کو قبول فرمایا اور آپ کو اس کی
قبولیت کی بے شمار بشارتیں دیں جن
میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔
(۲) یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔
ترجمہ:۔ سن، خدا کی رحمت قریب ہے
سنو کہ خدا کی مدد تجھ سے قریب ہے
وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے
پہنچے گی۔ اور ایسی راہوں سے پہنچے
گی کہ وہ راہ لوگوں کے چلنے سے
جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں
اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف
آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے
وہ عمیق ہو جائیں گے۔"
(تذکرہ صفحہ ۵۰)
(۳) وَاتْلُ عَلَیْھِمْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ
(تذکرہ صفحہ ۵۲)
ترجمہ:۔ سو اُن کو وہ وحی سُنا دے جو تیری
طرف تیرے رب سے ہوئی اور یاد رکھ
کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے
تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے
پر واجب ہے کہ تو اُن سے بدخلقی نہ
کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت کو
دیکھ کر تھک نہ جائے۔
نوٹ:۔ اس کے بارہ میں حضور فرماتے
ہیں سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی
ہے ..... جب میری مجلس میں
شاید دو تین آدمی ہوں گے اور وہ
بھی کبھی کبھی۔ اس سے کیسا علم غیب
خدا کا ثابت ہے۔ (سراج منیر صفحہ ۶۳ و
۶۴) (بحوالہ تذکرہ صفحہ ۵۳)
(۴) اس سلسلہ میں حضور ایک مبشر خواب
اور الہام کا یوں ذکر فرماتے ہیں:۔
"میں نے ایک مبشر خواب میں
مخلص مومنوں اور عادل بادشاہوں
کی ایک جماعت دیکھی۔ جن میں سے
بعض اسی ملک (ہند) کے تھے۔
اور بعض عرب کے بعض فارس
کے اور بعض شام کے بعض روم
کے اور بعض دوسرے بلاد کے
تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ اس
کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف
سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق
کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں
گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے
اور تیرے لئے دعائیں کریں گے
اور میں تجھے برکت پر برکت دوں
گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں
گے۔ اور میں اُن کو مخلصوں میں
داخل کروں گا۔ یہ وہ خواب ہے
جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے
جو خدائے علام کی طرف سے مجھے
ہوا۔"
(لجۃ النور صفحہ ۳ و ۴)
(بحوالہ تذکرہ صفحہ ۱۰)
(۵) I Shall give you a large party of Islam
ترجمہ:۔ میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام
کا دوں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۰۷)
(۶) وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
(ترجمہ) میرے تابعین کو اُن پر جو منکر ہیں
قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔
(تذکرہ صفحہ ۱۰۷)
(۷) اپنے اشتہار ۱۲ر مارچ ۱۸۹۷ء
میں تحریر فرماتے ہیں میں آپ کو یقین
دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں
میں فرمایا گیا ہے کہ
"پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام
کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔"
(تذکرہ صفحہ ۳۰۲)
(۸) پھر فرماتے ہیں:
"اے تمام لوگو سن رکھو یہ اُس
خدا کی پیشگوئی ہے جس نے
زمین و آسمان بنایا وہ اپنی
اس جماعت کو تمام ملکوں میں
پھیلا دے گا۔ اور حجت اور
برہان کی رو سے سب پر اُن
کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے
ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں
صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو
عزت کے ساتھ یاد کیا جائے
گا۔ خدا اس مذہب (اسلام)
اور اس سلسلہ (احمدیہ) میں
نہایت درجہ اور فوق العادت
برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو
اس کو معدوم کرنے کا فکر
رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور
یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک
کہ قیامت آ جائے گی۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)
حضور کی یہ بھی پیشگوئی ہے جو خدا
کے وعدہ کے مطابق ہے ؎

(۹) وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

یہ وہ قبولیت دعا کا نشان ہے
جس کو قادیان کے قدیم ہندو و سکھ و مسلمان
سب زیادہ صفائی سے دیکھ چکے ہیں۔
اُن کی آنکھوں کے سامنے خدا تعالیٰ
نے اس قادیان کی شہرت اور جماعت کی
شاخیں تمام دنیا میں اپنے فضل سے قائم
کر دی ہیں۔ اب تو بجا طور پر کہہ سکتے ہیں
کہ دنیا میں احمدیت پر سورج غروب نہیں
ہوتا۔ ملک گیمبیا میں حضور کی پیشگوئی
"بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے۔"
ابھی پوری ہوئی ہے۔ اس کا بقیہ حصہ
بھی انشاء اللہ ضرور پورا ہو کر رہے گا
اب وہ دن دور نہیں کہ تمام دنیا
حضور کی دعاؤں کی قبولیت کے شیریں
پھلوں سے لطف اندوز ہونے لگے۔
انشاء اللہ۔

(۳) تیسرا شیریں پھل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے زمانے میں
جبکہ براہین احمدیہ کی اشاعت کے
بعد بظاہر لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھ
گئی تھی الہاماً فرمایا تھا۔
"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا
نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن
خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے
زور آور حملوں سے اُس کی سچائی
ظاہر کر دے گا۔"
(تذکرہ صفحہ ۱۰۸)
لیکن جونہی حضور نے مسیح اور مہدی
ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ کی مخالفت
خوفناک صورت اختیار کر گئی۔ خدا تعالیٰ
کی بات پوری ہوئی۔ اُن ایام میں آپ
نے اپنے رب کے حضور مندرجہ ذیل دعا
کی:۔
"اے میرے مولیٰ قادر خدا!
اب مجھے راہ بتلا اور کوئی
ایسا نشان ظاہر فرما جس سے
تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت
قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا
مقبول ہوں اور جس سے اُن
کا ایمان قوی ہو اور وہ تجھے
پہچانیں۔ اور تجھ سے ڈریں اور
تیرے اس بندے کی ہدایتوں
کے موافق ایک پاک تبدیلی اُن
کے اندر پیدا ہو اور زمین پر پاکی
اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاویں
اور ہر ایک طالب حق کو نیکی کی طرف
کھینچیں اور اس طرح تمام قومیں جو زمین
پر ہیں تیری قدرت اور تیرے جلال کو
دیکھیں اور سمجھیں کہ تو اپنے اس بندے
کے ساتھ ہے اور دُنیا میں تیرا جلال
چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی
طرح دکھلائی دے کہ جو ایک لمحہ
میں مشرق سے مغرب تک اپنے
تئیں پہنچاتی اور شمال و جنوب میں
اپنی چمکیں دکھلاتی ہے۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۱۴۱)

حقیقی اسلام

تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۶ء

(۲)

دوسرا نکتہ سود کے متعلق دوسرا نکتہ اس آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ :-

فان لم تفعلوا فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ یعنی اگر تم سودی کاروبار سے باز نہ آئے تو اس جنگ کا یقین کرو جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی طرف سے برپا ہونے والی ہے۔

اس آیت کریمہ میں یہ نکتہ پیش کیا گیا ہے کہ سودی کاروبار کے نتیجہ میں خطرناک جنگیں ہوں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب سے مغربی اقوام کے ہاتھوں میں دنیا کی باگ ڈور آئی ہے۔ خطرناک اور ہولناک جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جنگ عظیم اوّل اور جنگ عالمگیر ثانی اپنی نظیر نہیں رکھتیں۔ اگر سودی کاروبار نہ ہوتا تو یہ جنگیں ایسی گھناؤنی صورت اختیار نہ کرتیں۔ سود کے لالچ میں مالدار ممالک اپنا روپیہ کمزور ممالک میں لگا دیتے ہیں۔ اور کمزور ممالک اسلحہ کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج تیسری ہولناک عالمگیر جنگ کو روکنے کے لئے تخفیف اسلحہ وغیرہ کی تجاویز دنیا کے زیر غور رہتی ہیں۔ ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ گذشتہ سال ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو تباہ کن جنگ ہوئی اور جس کے نتیجہ میں یہ دونوں ممالک اقتصادی بحران کے سامنے دم توڑ رہے ہیں۔ یہ جنگ ایسی خطرناک صورت کبھی بھی اختیار نہ کرتی اگر سودی قرضے اس کی پشت پناہی نہ کر رہے ہوتے۔

دوسری جنگ عالمگیر کے بعد سے جرمنی میں سود کے خلاف بڑی زبردست آواز اٹھائی جا رہی ہے اور بعض دوسرے ممالک میں بھی سود کے بھیانک نتائج سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ ہمارے اپنے ملک کے مدبرین سود کے بھیانک نتائج کو بھانپ کر سودی کاروبار کے خلاف علم بغاوت بلند کریں گے۔ تب بہ قدم بڑی تیزی اور جرأت کے ساتھ اسلام کے نظام تمدن کی جانب اُٹھے گا۔

تیسرا نکتہ تیسرا نکتہ اس آیت کریمہ میں پیش کیا گیا ہے کہ :-

"یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات"

یعنی اللہ تعالےٰ سود کو مٹا دے گا اور نظام صدقات کو بڑھا دے گا۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو آئندہ زمانہ میں پوری ہوگی بلکہ اس کے پورا ہونے کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں سودی کاروبار سے بچنا بہت مشکل ہوگا۔ چنانچہ اسی دور میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ اور مندرجہ بالا پیشگوئی بھی اسی زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے سود کو صدقات کے مقابل پر رکھا ہے۔ صدقات کا لفظ عربی زبان میں بہت وسیع معنے رکھتا ہے۔ یہ لفظ صدق سے نکلا ہے۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے صدق و اخلاص کے تحت پیش کی جائے وہ صدقہ کہلاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنی بیوی کے منہ میں ایک لقمہ بھی ڈالتا ہے۔ تو وہ صدقہ ہے۔

ناظرین کرام تمہیں خوشخبری ہو کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی صورت میں وہ نظام صدقات قادیان کی اسی مقدس سرزمین میں قائم ہو چکا ہے جس کے ذریعہ سے یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کاملہ سے سودی نظام کو توڑ کر رکھ دے گا اور یہ نظام صدقات جس کا اعلان خدا کے رسول کے تخت گاہ سے ہوا ہے بالآخر غالب آئے گا۔ ؎

لطف آئے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

حصہ آمد حصہ جائداد۔ چندہ عام، تحریک جدید، وقف جدید، وقف جدید، صدقہ عام، زکوٰۃ اور دیگر چندہ جات کی تحریکیں اسی مقدس سلسلہ نظام صدقات کی کڑیاں ہیں۔ اور یہ نظام صدقات اللہ تعالےٰ کے فضل سے زمین کے کناروں تک ہر ملک میں پھیل رہا ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کا ٹیکس جو اڑھائی فیصدی ہر سال امراء سے وصول کیا جاتا ہے اس کی غرض بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں یہ ہے کہ تؤخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم یعنی اس کے امراء سے یہ ٹیکس لیا جاتا ہے اور ان کے غرباء کی طرف واپس لوٹایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس نظام صدقات کے ذریعہ سے جملہ قومی اور روحانی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

پس جہاں سودی کاروبار کے نتیجہ میں طبقاتی کشمکش پیدا ہو جاتی ہے سادہ غریب اور امراء کے مابین نفرت، دشمنی، اور انتقامی جذبہ پیدا ہوتا ہے اس کے مقابل پر نظام صدقات کے تحت امیر اور غریب کے مابین سچی ہمدردی کے جذبات اُبھرتے ہیں اور تمدن اور معاشرہ میں الفت اور تعاون کی روح جلوہ گر ہوتی ہے اور دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہیں رہ جاتی جیسا کہ سودی کاروبار کے نتیجہ میں ہو رہا ہے۔

غذائی مسئلہ

پرامن تمدن اور معاشرہ کے لئے غذائی مسئلہ کا حل بھی ضروری ہے۔ آج ہمارے ملک میں یہ مسئلہ بہت بڑی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ کسی شخص نے کسی بھوکے آدمی سے پوچھا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں اس نے جواب دیا کہ چار روٹیاں۔ آج ہمارے ملک پر یہ ضرب المثل صادق آرہی ہے۔ ملک کے طول و عرض میں موضوع سخن غذائی مسئلہ بنا ہوا ہے۔

اسلام نے پیٹ بھرنے کے لئے روٹی، تن ڈھانکنے کے لئے کپڑے اور سردی گرمی سے بچنے کے لئے مکان کی ذمہ داری حکومت اور سوسائٹی پر ڈالی ہے۔ لیکن انفرادی اور بنیادی طور پر تقوےٰ کے ساتھ رزق کا گہرا تعلق بتایا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔

یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرے گا اللہ تعالےٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور ایسے ہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہوگا۔

ہمارے ملک پر بددیانتی، رشوت ستانی بے ایمانی، جھوٹ، دھوکہ، غصب، مذہب کے نام پر قتل و غارت کچھ اس انداز سے چھا گیا ہے کہ سادھو اور فقیر کے جھونپڑوں سے لے کر حکومت کے ایوانوں تک اس کے زہریلے تار اُلجھے ہوتے ہیں۔ یہ اس لئے ہوا کہ ہمارے ملک کے باشندوں نے آزادی کا غلط تصور اپنے ذہنوں میں بٹھا لیا۔ اور یہ سمجھا کہ اب ہم جو چاہیں کریں ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے بھی یہ خطرناک صورت حالات آتی رہی۔ اور پنڈت جی بھی اس پر تشویش کا اظہار کرتے رہے۔ ایک مرتبہ اس سوال کا جواب پنڈت جی نے یہ دیا تھا کہ پہلے ہمارے ملک کی دولت کا بہت سا حصہ انگریز لوٹ کر لے جاتے تھے لیکن اب اگر کرپشن بڑھ رہا ہے تو بہر حال ملک کی دولت ملک کے اندر ہی رہتی ہے ایک بھائی نہیں تو دوسرا ہم وطن بھائی کھاتا ہے اور ملک کی دولت ملک کے اندر ہی رہتی ہے۔ بظاہر یہ جواب بہت معقول دکھائی دیتا ہے لیکن مذہبی نقطۂ نگاہ سے ایک وزیر اعظم کی زبان سے یہ جواب سخت مہلک ہے۔ کیونکہ اس بیان سے جرائم پیشہ لوگوں کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اور نیکی کے جذبات کو ٹھیس پہنچتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں رزق اور تقوےٰ کا گہرا تعلق بتایا گیا ہے۔ پس ہمارے ملک میں غذائی مسئلہ جو صورت اختیار کر گیا ہے اس کی بنیادی وجہ تقوےٰ کا فقدان اور جرائم اور کرپشن کی زیادتی ہے۔ شریمتی اندرا گاندھی نے بھی اپنی ایک حالیہ تقریر میں بیان فرمایا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں غذائی مسئلہ جو بھیانک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یہ سب ہمارے شامت اعمال کا نتیجہ ہے (مفہوم)

شری گلزاری لال نندہ سابق وزیر داخلہ نے دو سال کے اندر ملک سے کرپشن کو ختم کرنے کا بیڑا اُٹھایا تھا لیکن انہوں نے ملکی حکومت کے زبردست ذرائع کے باوجود بالآخر اپنے عجز کا اظہار کر دیا تھا۔ وہ خود ختم ہو گئے۔ لیکن ہمارے ملک سے کرپشن ختم نہ ہو سکا۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان بدعادات نے معاشرہ میں کچھ اس انداز سے زہر پھیلا دیا ہے کہ ہمارے سیاسی مدبرین کے پاس ان کے انسداد کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اب صرف روحانی اقدار سے ہی اس کا علاج ممکن ہے۔ ممکن ہی نہیں بلکہ یقینی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے وعدے ہرگز ہرگز جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اور یہ سب کچھ اسی موعود اقوام عالم کی جانب قدم بڑھانے سے ہو سکتا ہے۔ جس مقدس نے آج سے ستر سال قبل اسی مقدس مسجد میں اعلان فرمایا تھا کہ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

پیداوار میں اضافہ غذائی مسئلہ کا حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے پیداوار کو بڑھانے کی طرف بھی

توجہ دلائی ہے۔ فرمایا:۔

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ۔

قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بیج کے تناسب سے سات سوگنا زیادہ غلہ پیدا ہونا چاہیئے۔ جاپان وغیرہ دیگر ممالک میں پیداوار بڑھانے کے لئے بہت کچھ کوششیں کی گئی ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں کافی کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے [illegible] ہمارے [illegible] حکومت اس طرف زیادہ توجہ دے رہی ہے اور بڑا خرچ کر کے پیداوار میں اضافہ کرنے کی کوشش [illegible] ہے۔ ابھی تک قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق کوئی ملک اپنی پیداوار میں اضافہ نہیں کر سکا لیکن بعض مقامات پر اس اندازہ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بہرحال اس آیت کریمہ میں پیداوار کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہماری حکومت پیداوار بڑھانے والوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

احتکار احتکار کے معنے ہوتے ہیں کہ خوردنی اشیاء کا ذخیرہ اس نیت سے کرنا کہ جب یہ اجناس مہنگی ہو جائیں گی تو فروخت کی جائیں گی۔ اسلام نے اس صورت سے ذخیرہ اندوزی کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے اگر ہماری حکومت ذخیرہ اندوزی کو ممنوع قرار دے دے تو بہت حد تک موجودہ غذائی بحران پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

راشن بندی مندرجہ بالا تدابیر اختیار کرنے کے باوجود بعض اوقات غذائی قلت پیدا ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں دکھائی دے رہا ہے۔ ایسے ہنگامی حالات پر قابو پانے کے لئے بھی اسلام نے نہایت پرحکمت تعلیم دی ہے تاکہ معاشرہ اور تمدن میں انتشار اور افراتفری کی صورت پیدا نہ ہو۔ وہ تعلیم راشن بندی کی ہے جس کے تحت تین احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ ... (بخاری باب الشرکۃ فی الطعام)

[illegible] عن جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فاصابنا جھد حتی ھممنا ان ننحر بعض ظھرنا فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمعنا ازوادنا۔

[illegible] استحباب خلط الازواد یعنی ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے مگر ...

مگر راستہ میں ہمیں خوراک کی سخت تنگی پیش آگئی۔ حتی کہ ہم نے ارادہ کیا کہ اپنی سواریوں کے بعض اونٹ ذبح کر دیں۔ اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سب لوگوں کی خوراک کے ذخیرے اکٹھے کر لئے جائیں یعنی ہم نے سب ذخیرے اکٹھے کر لئے۔ اور پھر آنحضرت صلعم نے ان میں سے سب کو مساویانہ راشن بانٹنا شروع کر دیا۔

اس حدیث میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہنگامی حالات میں حکومت یا جماعت سب حالات ذخیرے جمع کر کے مساویانہ راشن تقسیم کرنے کا انتظام کرے۔ اور اسی طرح عوام کی مشکلات کو دور کر دے۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی وانا منھم (بخاری باب الشرکۃ فی الطعام)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اشعر قبیلہ کے لوگوں کا یہ طریق ہے کہ جب کسی سفر میں ان کی خوراک کا توڑا پڑ جاتا ہے یا حضر کی حالت میں ہی ان کے اہل وعیال کی خوراک میں کمی آ جاتی ہے تو ایسی صورت میں وہ سب لوگوں کی خوراک ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر اس جمع شدہ خوراک کو ایک ناپ کے مطابق سب لوگوں میں مساویانہ طریق پر بانٹ دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا میرے ساتھ حقیقی جوڑ ہے۔ اور میرا ان کے ساتھ حقیقی جوڑ ہے۔

اس حدیث سے ایک بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سفر ہو یا حضر ہنگامی حالات میں راشن بندی پر عمل دونوں صورتوں میں ہونا چاہیئے۔ دوم یہ کہ ایسے موقعہ پر چھوٹے بڑے یا امیر اور غریب میں امتیاز نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ایک جیسا اندازے راشن تقسیم ہونا چاہیئے۔ سوئم یہ کہ ہنگامی حالات میں راشن بندی پر عمل کرنے والوں کے ساتھ حضور نے اپنا حقیقی تعلق بتایا ہے۔ اور لطیف اشارہ کیا گیا ہے کہ انسانی [illegible] کا تقاضا ہے کہ اپنے ہنگامی [illegible] ہوشیار اور چوکس ہو کر بھوکوں [illegible] کا انتظام کریں۔

تیسری حدیث کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی ایک پارٹی ساحل سمندر کی طرف روانہ کی اور اس سریہ کا امیر اپنے مقرب صحابی) ابو عبیدہ بن جراح کو مقرر فرمایا اور یہ پارٹی تین سو صحابہ پر مشتمل تھی۔ راوی کہتا ہے کہ ہم اس سریہ میں نکلے لیکن راستہ بھول جانے کی وجہ سے) ابھی ہم اسی کے رستہ میں ہی تھے کہ ہمارا زادکم ہونا شروع ہو گیا۔ اس پر ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سب لوگوں کی خوراک کا ذخیرہ جمع کر لیا جائے تو یہ سارا جمع شدہ ذخیرہ دو توشہ دان بنا۔ اس کے بعد ابو عبیدہ ہمیں اس ذخیرہ میں سے تھوڑی تھوڑی خوراک تقسیم کرواتے تھے۔ حتیٰ یہ ذخیرہ اتنا کم ہو گیا کہ بالآخر ہمارا راشن صرف ایک کھجور فی کس پر آگیا۔"

(بخاری کتاب المغازی)

اس حدیث سے ایک نکتہ یہ ملا کہ ہنگامی حالات میں راشن کی مقدار کم بھی حسب حالات کی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے غذائی مشکل کے مندرجہ بالا اصولوں پر جماعت احمدیہ من حیث الجماعت حسب حالات عمل کرتی ہے۔ سیدنا آقانا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مطالبات تحریک جدید کے تحت بھی غذائی مسئلہ کو وجد آفریں انداز میں حل فرمایا ہے ۱۹۴۷ء سے قبل حضور کے ارشادات کے مطابق قادیان کے غرباء کا پتہ لگا کر ان میں گندم تقسیم کی جاتی تھی۔ اور اب بھی مقامی طور پر ان امور کی باحسن نگرانی کی جاتی ہے ۱۹۴۷ء کے ہنگامی حالات میں لنگر خانہ سے یا محلہ جات میں ایک ایک روٹی بھی تقسیم کی جاتی تھی۔

پھر جب تدریجاً امن کی صورت پیدا ہو گئی تو تین سو تیرہ درویشان کو کچھ عرصہ تک لنگر خانہ سے مکمل کھانا ملتا رہا۔

اسی طرح انہی ہنگامی ایام کے دوران لاہور میں ہمارے محبوب آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے راشن کی کمی کی وجہ سے ایک ایک روٹی پر اکتفاء کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضور انور خود بھی ایک روٹی تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور انہی خطرناک ایام میں حضور درویشان کے لئے بہترین راشن بھی بھجوایا کرتے تھے ایک روایت کے مطابق ایک مرتبہ حضور کا ایک چھوٹا بچہ بسکٹ کھا رہا تھا۔ تو حضور نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور گلوگیر ہو کر فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو کہ قادیان کے درویش چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے خوراک کی قلت کی وجہ سے پریشان ہیں اور تم بسکٹ کھا رہے ہو۔ اس بچے نے وہیں بسکٹ چھوڑ دیا۔

جماعت احمدیہ کے افراد کے درمیان اگرچہ بے مثال ہمدردی کے جذبات پائے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی امداد کے لئے مواقع تلاش کئے جاتے ہیں لیکن پھر بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ نازک ایام میں تمام دنیا کے احمدیوں کو خصوصی طور پر ہدایت فرمائی ہے کہ مقامی طور پر اس بات کا خصوصی انتظام کیا جائے کہ کوئی ایک احمدی بھی رات کو بھوکا نہ سوئے۔ خلیفۂ وقت کی یہ مقدس ہدایت بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اور روئے زمین کے تمام احمدیوں کے لئے مہمیز کا کام دے رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس مقدس ہدایت پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اللھم آمین۔

بہرحال وقت کی ضرورت کے ساتھ پاکیزہ تمدن و معاشرہ کے لئے اسلام کے معقول بنیادی اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔ آج انسانی تمدن اور معاشرہ میں جو خطرناک اور ہلاکت خیز خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں ان خرابیوں کو لاعلاج قرار دے کر انسانی روح چیخ اٹھی ہے اور ہر طرف امن امن، صلح صلح، شانتی شانتی اور پیس پیس Peace Peace کے نعرے لگا رہی ہے اس چیخ و پکار کا جواب لفظ "اسلام" میں بطور پیشگوئی موجود ہے جس کے معنے ہی امن، صلح اور پیس (Peace) کے ہیں اور اس کا عمل اور زندہ ثبوت جماعت احمدیہ کے نظام خلافت میں جلوہ گر ہے۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ اور جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے کہ یہی وہ مجسم حقیقی اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے جو زمین کے کناروں تک نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے پھل دے رہی ہے اور یہی وہ اسلامی تمدن اور معاشرہ ہے جو اس مقدس جماعت میں بالفعل جلوہ گر ہے۔

اور یہی وہ "شجرہ طیبہ" ہے جس کی خبر اللہ تعالےٰ نے اپنے قلم پاک سے نہایت تاریک اور ناسازگار حالات میں قبل از وقت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان پر شوکت الفاظ میں دی تھی کہ:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اسی ...

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

بچوں کیلئے خصوصی تحریک وقف جدید کی ہے

اطفال الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نئے سال کے پہلے دن سے ہی یہ عزم کر لیں کہ سب باتوں سے مقدم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی پیش کردہ تحریکات میں حصہ لینا ہے۔ بچوں کے لئے خصوصی تحریک وقف جدید کی ہے۔ اس لئے آپ کے لئے یہ کام سب سے اہم اور یہ قربانی سب سے بڑی قربانی ہے۔ کوشش کریں کہ ایک احمدی بچہ بھی ایسا نہ رہ جائے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ اپنے بھائیوں، باپوں، دادوں اور نانوں سے قربانی میں بڑھنے کی کوشش کریں۔ تا دنیا دیکھ سکے کہ اس دور کے احمدی بچے بھی اسلام و احمدیت کے لئے قربانی کرنے میں پہلے کے مردوں سے کسی طرح کم نہیں۔

دوسری گذارش یہ ہے کہ بعض دوستوں کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ بعض جماعتوں میں اطفال کو ان کے چندہ وقف جدید کی انفرادی رسید نہیں دی جاتی بلکہ مجموعی طور پر جماعت کی طرف سے بلا تفصیل اکٹھا چندہ بھجوانے کا پروگرام ہوتا ہے۔ یہ طریق میرے نزدیک درست نہیں۔

دفتر وقف جدید میں باقاعدہ دفتر اطفال کھولا گیا ہے۔ جس میں ۱۵ سال سے کم عمر کے بچوں اور بچیوں کا اسم وار تفصیل سے الگ حساب رکھا جاتا ہے۔

پس متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ ہر بچے کو اس کے چندہ کی رسید دیا کریں۔ اطفال کی تربیت کے لحاظ سے ان کے اندر مالی قربانی کا جذبہ پیدا کرنے میں یہ طریق مفید ہوگا۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

لازمی چندہ جات

(اور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

ایک الہام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو۔ اس سے یہ کام رُک نہیں سکتا۔ آپ کا الہام ہے کہ

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کرے گا کہ جاؤ اور چندہ دو۔ اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء)

پس احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں لازمی چندہ جات کی صد فیصدی ادائیگی کا تہیہ کریں۔ اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ چندے ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالرشید صاحب احمدی ابن محمد عبدالرحیم صاحب مرحوم آف حیدرآباد کا نکاح محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت محمد صبغۃ اللہ صاحب ساکن بنگلور سے سات ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۵ ۱۲/۶۶ کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

اس خوشی میں عزیز عبدالرشید صاحب کی والدہ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں بھی ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ایڈیٹر بدر)

سکے"

(تذکرۃ الشہادتین)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ کو زچگی کے بعد دماغی عارضہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے خود خاکسار بھی اور مریضہ بھی بہت پریشان ہیں۔

لہٰذا بزرگان سلسلہ اور درویشان کرام کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ کہ مولا کریم اُسے اپنے فضل سے جلد شفائے کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

الملتمس
عبدالستار خان احمدی عفی عنہ
مالک بسکٹ فیکٹری سورو (اڑیسہ)

(بقیہ صفحہ ۱۱)

لوگ انہوں نے ایٹم وغیرہ کی مادی ترقی قانون قدرت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک حد تک ہو چکی اور اب کاسر صلیب کے ظہور کے بعد وہ دن بدن روبزوال ہے اور ان کے قلعہ کی بنیادیں ہل چکی ہیں۔ اب ساری عمارت دھڑام سے نیچے گرنے کی دیر ہے!!

(الفضل)

اے کاش کہ دنیا پرستی ساز و سامان میں اطمینان قلب ڈھونڈنے والے عبادت کے ساتھ لبیک ...

(بقیہ صفحہ ۱۰)

جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پران کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ دیکھا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا...... اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے

ہو۔ جو پائیں تا وہ وقت کی پکار کو پہچان کر نیک راہ پر گامزن ہو جائیں۔ اور حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کے بعد اپنی روحانی پیاس کو بجھائیں اور صحیح معنوں میں اطمینان قلب حاصل کر کے اپنی پیدائش کی غرض و غایت کو حاصل

خبریں!

چنڈی گڑھ ۱۶ر جنوری۔ آج پنجاب کے وزراء کی میٹنگ مکھیہ منتری شری مسافر کی زیر صدارت ہوئی۔ جس میں سرکاری ملازموں کی مانگوں پر غور کے لئے وزیر خزانہ وزیر صحت اور وزیر تعلیم پر مشتمل کمیٹی مقرر کردی۔ سرکاری ملازموں کی مانگ ہے کہ مہنگائی الاؤنس بڑھایا جائے تنخواہ کمیشن مقرر کیا جائے۔ اور مہنگائی الاؤنس کو اخراجات زندگی کے اشاریہ سے وابستہ کیا جائے۔ حکومت ملازموں کے مہنگائی الاؤنس میں اضافہ کے لئے ۲½ کروڑ روپیہ پہلے ہی منظور کرچکی ہے۔ مکھیہ منتری شری گورمکھ سنگھ مسافر نے آج بیان کہا۔ ماسٹر تاراسنگھ نے بمبئی میں یہ بیان دیا ہے کہ میں سکھ سٹیٹ کی مانگ کا حامی ہوں وہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ ہے۔ اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے شری مسافر نے کہا کہ میں سکھ سٹیٹ یا سکھ ہوم لینڈ کے نظریہ کا مخالف ہوں ... پسندانہ پالیسیوں سے سکھ فرقہ کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے ہیں

پنجم ۱۶ر جنوری۔ آج سابق پرتگیزی بستیوں گوا۔ دمن اور دیو میں رائے شماری کرائی گئی۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں پرچیاں ڈالیں کہ آیا۔ گوا کو مہاراشٹرا میں مدغم کر دیا جائے یا یہ آج کی طرح مرکزی نظم و نسق کا علاقہ رہے۔ اسی طرح دمن اور دیو کے لوگوں سے علیحدہ طور پر یہ رائے مانگی گئی کہ آیا انہیں گجرات میں مدغم کر دیا جائے یا انہیں مرکزی نظم و نسق کا علاقہ رکھا جائے۔ یہ رائے شماری پر امن طور پر ختم ہوئی۔ دمن میں موسم کی خرابی کے باوجود دو بڑی بڑی مقدار میں پرچیاں ڈالنے آئے۔ رائے دینے کا اختیار اسمبلی کے ووٹروں کو دیا گیا تھا۔

لدھیانہ ۱۶ر جنوری۔ آج لدھیانہ میں شری گورو گوبند سنگھ جی کی تیسری جنم شتابدی کے موقعہ پر بھاری جلوس نکالا گیا۔ جگہ جگہ دروازے گیٹ بنائے گئے تھے

نیویارک ۱۶ر جنوری۔ پتہ لگا ہے کہ امریکی ... (پارلیمنٹ) کا جس ... ممبری ... ہی ... تھا ... صدر جانسن ... اس ... کی ... [illegible]

اپریل تک کی ضروریات پوری ہوجائیں گی۔ اور مئی اور جون کی نصف ضروریات پوری ہوسکیں گی۔ صدر جانسن نے اس سفارش پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ بلکہ نائب وزیر خارجہ سیاسی امور شری یوجین روسٹو کو بھارت اور چند امداد دینے والے ممالک کے دورہ پر بھیج دیا ہے۔ شری روسٹو کے دورے کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ جب تک وہ اپنے دورہ سے واپس نہیں آتے وہ کانگرس کی ٹیم کی سفارش پر کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ شری روسٹو دو ہفتہ بعد واپس لوٹیں گے اور صدر جانسن کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ کل نیویارک "ٹائمز" نے لکھا ہے کہ کانگرس کی ٹیم کی سفارش کا مقصد بھارتی حکام پر زیادہ سے زیادہ اثر ڈالنا ہے۔ کانگرس کی ٹیم اور وزیر زراعت شری اورول فری مین بھی آخرکار یہ چاہتے ہیں کہ بھارت کو اپنی ضروریات دیگر ذرائع سے بھی پوری کرنے پر مجبور کیا جائے۔" نیویارک ٹائمز" نے یہ نوٹ کیا ہے کہ پچھلے سال کے اختتام میں بھارت کو غلہ اناج کی سپلائی روکی گئی تھی۔ اس سے بھارت کو کچھ دیگر ممالک سے امداد تو ملی ہے لیکن بھارت سرکار میں جو اشخاص امریکہ کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے ہیں انہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

ماسکو ۱۶ر جنوری۔ روس نے بھارت کو جو ۲ لاکھ ٹن گندم بطور تحفہ دینے کا اعلان کیا تھا۔ یہ گندم بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہ سے روسی جہازوں میں بڑی تیزی سے لادا جا رہا ہے۔ اس گندم کو بڑے تیز رفتار بحری جہازوں کے ذریعے بھارت پہنچایا جا رہا ہے۔ بھارت کی بندرگاہ تک پہنچانے کے لئے روسی جہازوں کا کوئی کرایہ بھی چارج نہیں کرے گا۔ یہ جہاز دو ہفتوں کے اندر اندر بھارت روانہ ہوجائیں گے۔ پہلا جہاز کلکتہ پہنچے گا۔ اور باقی بمبئی آئیں گے جبکہ یہ ساری گندم ماہ فروری کے ختم ہوجانے سے پہلے یا ماہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں بھارت پہنچ جائے گی۔

ہانگ کانگ ۱۶ر جنوری۔ چین کے وزیر اعظم شری چو این لائی نے البانیہ کے فوجی وفد کے اعزاز میں منعقدہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی کی کہ چین میں اس وقت جو سخت جماعتی جدوجہد جاری ہے۔ اس میں چیئرمین ماؤ کے نظریہ کو کامیابی حاصل ہوگی۔ آپ نے کہا کہ انقلاب جوں جوں نزدیک ... سے جماعتی جدوجہد زیادہ سے زیادہ ... علاقوں میں پھیل رہی ہے۔ شری ... نے کہا کہ ... طرف ... کی رہنمائی چیئرمین ماؤ

کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف بورژوا رجعت پسند نظریہ ہے جس کی نمائندگی قلیل تعداد میں موجود مٹھی بھر آدمی اور چند بورژوا رجعت پسند کر رہے ہیں۔ ان رجعت پسندوں کی شکست کی علامتیں ظاہر ہیں۔ لیکن وہ بھی اپنی شکست ماننے کو تیار نہیں۔ انہوں نے ایک عام حملہ شروع کر دیا ہے جسے کچلنا ضروری ہے۔

مینانگر ۱۶ر جنوری۔ اکالی لیڈر ماسٹر تاراسنگھ نے کل اتوار کو مصطفےٰ آباد میں اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا مطالبہ منوانے کے لئے غیر ملکی امداد لونگا۔ اور کہا کہ بہت سے غیر ملک ہیں اس سلسلہ میں مدد دینے کو تیار ہیں لیکن ہم موزوں وقت اور موقعہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ میں نے شری شیخ عبداللہ اور پختون لیڈر خان عبد الغفار خان سے بھی بات چیت کی ہے۔ اور وہ ہمارے فرقہ کے لئے خود مختار راج کے حامی ہیں۔ ماسٹر تاراسنگھ نے کہا کہ سکھ ہندوؤں کی غلامی میں رہنے کو تیار نہیں اور خاص طور پر یہ کورپٹ راج ضرور ختم ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ مرکزی سرکار نے سنتی بھرناگا اور میزو لوگوں کا مطالبہ منظور کر کے ایسی مثال قائم کردی ہے جبکہ سکھوں کے معاملہ میں بھی منظور کی جانی چاہیئے۔ ماسٹر تاراسنگھ نے یہ بات غلط قرار دی ہے کہ ان کا مقصد پنجابی ہندو دھرم کو بچانے کے لئے ساجاگیا تھا۔ ماسٹر نے مزید کہا کہ سنت فتح سنگھ نے سکھوں اور پنتھ کی نسبت بدنامی کرائی ہے لہذا اس کا حشر بہت خراب ہوگا جو کہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمارے گروپ میں شامل گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ۱۸ ممبر اسے چھوڑ کر میرے ساتھ آملے ہیں۔ ماسٹر تاراسنگھ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ ہر سکھ خواہ اس کے سیاسی خیالات کچھ بھی ہوں آزاد سکھ سٹیٹ کا حامی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے چیف منسٹر گیانی گورمکھ سنگھ مسافر اور سپیکر سردار حکم سنگھ کا بھی نام لیا اور کہا کہ یہ لیڈر میرے سکھستان کے دعوے کے حامی ہیں۔ ماسٹر تاراسنگھ نے ہریانہ کے سکھوں کو اپنا آئندہ لائحہ عمل حالات کے مطابق خود طے کرنے کا مشورہ دیا۔ (پرتاپ ۱۷)

چنڈی گڑھ ۱۶ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اور ہریانہ کے مابین اناج کے سٹاک کی تقسیم کے معاملہ پر تنازعہ پیدا ہوگیا ہے اور اب یہ معاملہ مرکز تک پہنچا ہے۔ ہریانہ کے مکھیہ منتری شری بھگوت دیال شرما نے چند دن پہلے الزام لگایا تھا کہ پنجاب سرکار ہریانہ کے اناج کا حصہ دوکے ہوئے ہے اب ہریانہ کے سرکاری حلقوں نے بتایا کہ پنجاب سرکار

رمضان شریف کے لیل و نہار

——(بقیہ صفحہ ۲)——

ہدایات کے مطابق تیاری اور تقسیم کا جملہ اہتمام بھی انتظام لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا گیا۔ چنانچہ عید کا فیصلہ ہوتے ہی رات، رات ہی چاول تیار کئے جانے کا اہتمام کر دیا گیا اور فجر کی نماز کے معاً بعد تقسیم کا کام نہایت تسلی بخش طریق پر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب کے مال و دولت میں برکت ڈالے اور آپ کے خاندان کے جملہ افراد کو ہر فکر و بلا سے محفوظ رکھے اور جملہ کارکنان کو جزاء خیر عطا فرمائے آمین۔

—+—+—+—

درویشان کرام کی اس مخصوص دعوت کے علاوہ حسب دستور سابق لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں عید الفطر کی تقریب پر مہمانان کرام کے لئے سپیشل کھانے کا علیحدہ انتظام تھا جس کے ذریعہ مضافات قادیان سے آمدہ مہمانوں کے علاوہ پونچھ و کشمیر سے آئے ہوئے احباب جماعت کی بھی تواضع کی گئی۔

—+—+—+—

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اس سال رمضان کے بیشتر ایام قادیان سے باہر سفر پر ہی رہے چنانچہ مورخہ ۳۱/۱۲ کو آپ یادگیر تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ مورخہ ۸/۱ کو واپس تشریف لائے۔ اور تین روز قادیان میں قیام کے بعد مورخہ ۱۱/۱ ربوہ تشریف لے گئے۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان کے پہلے ہی وہاں تشریف فرما ہیں۔ عزیزہ مرزا کلیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں سیدہ محترمہ موصوفہ کو لاہور میں کافی روز قیام کرنا پڑا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ مرزا کلیم احمد سلمہ اللہ کو مکمل طور پر صحت یاب فرمائے اور سب کو خیریت کے ساتھ دار الامان واپس لائے۔ آمین۔

ء۔ ہریانہ کو ۵ ہزار ٹن گندم نہیں دے رہی جو کہ ہریانہ کے حصہ کی ہے۔ ان کے بیان کے مطابق یکم نومبر سے پہلے یعنی پنجاب اور ہریانہ کے الگ الگ